OPEN ACCESS
MA'ARIF-E-ISLAMI (AIOU)
ISSN (Print): 1992-8556
ISSN (Online): 2664-0171
https://mei.aiou.edu.pk

حدیث مقبول کی معمول بہ اور غیر معمول بہ سے متعلق اصطلاحات : فنی وادبی بحث

Terminologies of Authentic Hadith for practised and un-practised actions_ Technical and Literary Evaluation

ڈاکٹر صائمہ فاروق
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور
ڈاکٹر عتیق امجد
ایسوسی ایٹ پروفیسر، پرنسپل گورنمنٹ کالج تاندلیانوالہ

Abstract

Allah Almighty bestowed upon the Holy Prophet SAW comprehensive and completes Sharia and made obligatory the followings of Holy Prophet SAW. Allah Almighty created such followers of the Holy Prophet SAW to act upon His SAW sayings and actions and those followers layed down the foundations of that specific art of teminologies on the basis of solid principles and accord to keep those sayings and actions with full clarity and was known as "Muhaddiseen". The use of these terminologies according to the occasion made Islamic Literature a fruitful asset. The transfer of knowledge by use of specific terminologies has become more significant in the evolution of knowledge as compared to the primitive modes.

In the present article Muhaddiseen have focused with a beacon light on this art with accuracy and unbiasedness and have drawn a red line between authentic and unauthentic sayings and have divided further the authentic sayings into practised and unpractised with minute observation. In this connection, terminologies and their meanings represent reflection of each other. The basis of these terminologies is not only on estimated ideas but also on the literary and intellectual facts. These are not only according to time and age but also historical and geographical according to the need of the hour and circumstances.

Key Words: Muhaddiseen, Authentic Hadith, Terminologies, Practised, un-practised, Technical, Literary

لاریب کہ صراط مستقیم پر چلنے کے لئے رب کریم نے قرآن مجید کو مستند جادہ شریعت بنایا اور لوگوں کی راہنمائی کے لیے آپ ﷺ کو "سراج منیر" بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات قرآن کی توضیحات اور آئینِ زندگی کی تشریحات ہیں۔ ہر انسان ان سے علم وآگہی حاصل کرتا ہے اور اس کیفکر و نظر میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ یہ تعلیمات عالم گیر اور ہمہ گیر ہیں اور ان میں ہر شعبۂ زندگی کے لیے کامل نمونۂ عمل موجود ہے۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ﴾(1)

(یقیناتمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ (موجود) ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتاہے۔)

قول تَعَالی "اُسوَۃٌ" اَلْاُسوَۃُ الْقُدْوَۃُ, وَالْأُسوَۃُ مَا یُتَأَسَّیبِهِ۔ فَیُقْتَدَیبِهِ فیجَمِیْعِ أَفْعَالِهِ وَیُتَعَزَّیبِهِ فِیجَمِیْعِ أَحْوَالِهِ۔[2]

(اللہ کے قول میں "اسوہ" وہ ہے جس کی اقتداءاور پیروی کی جائے۔ پس تمام افعال میں اس کااتباع کیاجائے اور تمام احوال میں اس کو عزیزاور غالب جاناجائے۔)

اس اسوۂ حسنہ کو محفوظ کرنے کے لیے محدثینؒ نے اپنی زندگیاں وقف کیں، علمی اور تحقیقی کاوشوں سے قیامت تک کےانسانوں کے لئے حدیث کے متن کو نہ صرف محفوظ کیابلکہ علمی ادراک ،اس تناد اور پورے فنی وادبی شعور کے ساتھ علوم الحدیث کی بنیادرکھی۔ ان علوم میں علمی وادبی ارتقاہوااور اس کی مختلف قسمیں بنیں۔ فنی اور عرفی طور پر محدثینؒ کے استعمالات اور طے کردہ اقسام اصطلاحات کہلائیں۔ ان اصطلاحات کے مواقع کے مطابق استعمال نے اسلامی ادب میں ثروت مندپیداکی۔ اس ضمن میں محدثینؒ نے بڑی درستی اور صائب نظری سے مقبول اور مردوداحادیث کوالگ کردیااور جمہور کے نزدیک مقبول حدیث پر عمل واجب ہے، لیکن کبھی ایسانہیں بھی ہوتا۔اس صورت میں علماء حدیث نے اس کی دو قسمیں کی ہیں ا۔ معمول بہ ۲۔ غیر معمول بہ۔ جب مقبول حدیث اپنے معارض اور تضاد سے مطلق اس الم نہ ہوتو بعض دفعہ اس پر عمل ہوتاہے اور بعض دفعہ نہیں۔ اس مضمون میں اس پہلوسے معمول بہ اور غیر معمول بہ سے متعلق اصطلاحات کافنی وادبی جائزہ پیش ہے۔ اصطلاحات کی لفظی و معنوی موزونیت اور فن عکاسی کواجاگر کرنے کے لئے قرآنی اور نبوی ﷺ ادب میں اس کا جائزہ لیاگیا اور کہیں کہیں عربی شاعری سے استشہاد کاالتزام بھی کیاگیاہے۔ اس جائزے میں یہ بات کھل کر سامنے آئی کی محدثینؒ نے رائج اور مستعمل لفظ کونئے استعاری اور اصطلاحی معانی دیئے۔

محکم :مادہ: ح ک م۔ حَکَمَ سے مراد پختہ اور مضبوط کے ہوتے ہیں۔

وَحَکَمَلَہٗ وَحَکَمَ عَلَیۡهِ وَالْحَکِیۡمُ: الْمُتۡقِنُ لِلأُمُوۡرِ۔[3]

(حکملہ اور حکم علیہ فیصلہ کرنے کو کہتے ہیں اور حکیم وہ ہوتاہے جو معاملات میں پختہ ہو۔)

حکمت بھی اسی سے ہے جس کے معنی علم وفہم کے ہیں۔

وَالْحِکْمَۃُ: اِصَابَۃُ الْحَقِّ بِالْعِلْمِ وَالْعَقْلِ۔[4]

(حکمت کے معنی علم وعقل کے ذریعے حق بات دریافت کرلینے کے ہیں۔)

"مُحۡکَمۡ" اَحۡکَمَ سے اسم مفعول ہے جس کے معنی مستحکم وپختہ کے ہیں اور پر از حکمت احکام کے بھی ہیں۔

أَنَّ الْمُحْكَمَ اِسْمُ مَفْعُوْلٍ مِنْ أَحْكَمَ، وَالْإِحْكَامُ الْإِتْقَانُ، وَلَا شَكَّ فِيْ أَنَّ مَا كَانَ وَاضِحَ الْمَعْنَى لَا إِشْكَالَ فِيْهِ وَلَا تَرَدُّدَ، إِنَّمَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ لِوُضُوْحِ مُفْرَدَاتِ كَلِمَاتِهِ وَإِتْقَانِ تَرْكِيْبِهَا۔[5]

(محکم احکم سے اسم مفعول ہے اور مضبوط احکام وہ کہ ان میں کوئی شکن ہیں اور اس کے معنی واضح ہیں اس میں کوئی اشکال اور تردد نہیں۔ اسی طرح اس کے مفرد کلمات واضح ہوتے ہیں اور اس کی تراکیب مضبوط ہوتی ہیں۔)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾[6]

(وہی اللہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح اور مضبوط آیات ہیں جو اصل کتاب ہیں۔)

وَالْمُرَادُ مِنَ الْمُحْكَمِ بِهٰذَا الْمَعْنَى كَوْنُهُ كَلَامًا حَقًّا فَصِيْحَ الْأَلْفَاظِ صَحِيْحَ الْمَعَانِيْ وَكُلُّ قَوْلٍ وَكَلَامٍ يُوْجَدُ كَانَ الْقُرْآنُ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيْ فَصَاحَةِ اللَّفْظِ وَقُوَّةِ الْمَعْنَى وَلَا يَتَمَكَّنُ أَحَدٌ مِنْ إِتْيَانِ كَلَامٍ يُسَاوِي الْقُرْآنَ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَصْفَيْنِ، وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ فِي الْبِنَاءِ الْوَثِيْقِ وَالْعَقْدِ الْوَثِيْقِ الَّذِيْ لَا يُمْكِنُ حَلُّهُ مُحْكَمٌ۔[7]

(اور یہاں محکم سے مراد ایسا حق کلام ہے جس کے الفاظ فصیح ہوں اور معانی بلیغ ہوں اور ہر قول اور کلام سے قرآن مجید کے الفاظ فصاحت میں اور معانی کی قوت و مضبوطی میں سب سے افضل ہوں اور کسی کے لیے ان دو اوصاف میں قرآن کے مساوی کلام لانا ممکن نہ ہو۔ عرب کہتے ہیں کہ مضبوط بنیاد اور پختہ عہد کہ کسی کے لیے اس کو کھولنا یا ڈھیلا کرنا ممکن نہ ہو، گویا وہ محکم ہو۔)

اللہ کا ایک نام حَکَم ہے اور حَکَم ماہر منصف کو کہا جاتا ہے۔ اس لفظ میں حاکم سے زیادہ مبالغہ پایا جاتا ہے۔ حکیم بھی اللہ کا نام ہے اس لیے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔

فِيْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى "اَلْحَكَمُ وَالْحَكِيْمُ" هُمَا بِمَعْنَى الْحَاكِمِ، وَهُوَ الْقَاضِيْ، وَالْحَكِيْمُ فَعِيْلٌ بِمَعْنَى فَاعِلٍ، أَوْ هُوَ الَّذِيْ يُحْكِمُ الْأَشْيَاءَ وَيُتْقِنُهَا، فَهُوَ فَعِيْلٌ بِمَعْنَى مُفْعِلٍ۔[8]

(اللہ کے اسماء میں سے الحکم اور الحکیم دونوں ہی حاکم کے معنوں میں آتے ہیں کیونکہ اللہ فیصلہ کرنے والا ہے اور حکیم فعیل کے وزن پر فاعل کے معنی میں ہے یا پھر اس معنی میں کہ اللہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے اور یہ فعیل کے وزن پر مفعل کے معنی میں ہوا۔)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا﴾[9] (تو کیا اللہ کے سوا کسی اور فیصلہ کرنے والے کو تلاش کروں۔)

قِيلَالْحَكَمُ أَبْلَغُ مِنَ الْحَاكِمِ إِذْلَا يَسْتَحِقُّا لتَّسْمِيَّةَ بِحَكَمٍ إِلاَّ مَنْ يَحْكُمُ بِالْحَقِّ، لِأَنَّهَا صِفَةُ تَعْظِيمٍ فِي مَدْحٍ۔ وَالْحَاكِمُ صِفَةٌ جَارِيَةٌ عَلَى الْفِعْلِ، فَقَدْ يُسَمَّى بِهَا مَنْ يَحْكُمُ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔[10]

(یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکم میں حاکم سے زیادہ بلاغت پائی جاتی ہے اس لیے کہ حکم کے نام کا مستحق صرف وہ ہے جو حق کے مطابق فیصلہ کرے کیونکہ یہ مدح میں صفتِ تعظیم ہے اور حاکم فعل پر صفتِ جاریہ ہے اور یہ نام اسے بھی دیا جاتا ہے جو بغیر حق کے فیصلہ کرے۔)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاصْبِرْ حَتّٰی يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ﴾[11]

(اور صبر کیجیے یہاں تک کہ اللہ فیصلہ کردے اور وہ سب فیصلہ کرنے والوں میں اچھا ہے۔)

﴿حَتّٰی يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ﴾ اِبْتِدَائٌ وَخَبَرٌ، لِأَنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَحْكُمُ اِلاَّ بِالْحَقِّ۔[12]

(حَتّٰی يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ مبتدا اور خبر ہے کیونکہ اللہ بغیر حق کے فیصلہ نہیں کرتا۔)

اللہ "حکیم" ہے کہ اس کے فیصلے ہمیشہ حکمت پر مبنی اور مضبوط ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾[13]

(پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے۔)

وَالْحَكِيمِ: هُوَ الْمُحْكَمُ لِمُبْتَدِعَاتِهِ، الَّذِیْ لَا يَفْعَلُ اِلاَّ مَا فِيهِ الْحِكْمَةُ الْبَالِغَةُ۔[14]

(اور حکیم کہ وہ اپنی مبتدعات یعنی کچھ بھی نئے طور پر پیدا کرنے میں محکم ہے اور اس کے کاموں میں حکمت بھری ہوئی ہے۔)

قرآن مجید کا ایک وصف "حکیم" اس لیے بیان کیا گیا کہ یہ کامل دانائی کی کتاب ہے اور اس کی آیات مستحکم ہیں۔

﴿الٓرٰ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ﴾[15]

(الر۔ یہ پُر حکمت کتاب کی آیتیں ہیں۔)

وَقِيلَ: اَلْحَكِيمُ بِمَعْنَى الْمَحْكُوْمِ فِيهِ، أَيْحَكَمَ اللّٰهُ فِيهِ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَاِيْتَائِ ذِی الْقُرْبٰی، وَحَكَمَ فِيهِ بِالنَّهْيِ عَنِ الْفَحْشَائِ وَالْمُنْكَرِ، وَبِالْجَنَّةِ لِمَنْ اَطَاعَهُ وَبِالنَّارِ لِمَنْ عَصَاهُ۔[16]

(اور یہ کہا گیا ہے کہ یہاں حکیم سے مراد ہے کہ اس کی آیات مستحکم ہیں اور اس میں پر از حکمت احکام ہیں۔ یعنی اللہ اس میں عدل و احسان اور اقارب کو دینے کا حکم دیتا ہے، فواحش اور منکرات سے رُک جانے کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ جو اس کی اطاعت کرے اس کے لیے جنت ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے اس کے لیے دوزخ ہے۔)

ابن شہاب الزھریؒ[17] لکھتے ہیں:

فَكَانُوْا يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ۔[18]

(وہ (صحابہؓ) آپ ﷺ کے نئے سے نئے حکم کی پیروی کرتے تھے اور اسی کو ناسخ (اور) حکم سمجھتے تھے۔)

معلوم ہوا کہ محکم کے مفہوم میں پر از حکمت احکام جن میں کسی قسم کا لفظی و معنوی اشتباہ نہ پایا جاتا ہو اور جو انتہائی مضبوط ہوں۔

يَامَنْ اِذَا رَضِيْتُه حُكْمًا قَدْمَدَحَ اللّٰهأُمَّةً جُعِلَتْ		جَادَ عَلَيْنَافِي حُكْمِهٖ وَسَطًا فِي مُحْكَمِ الذِّكْرِ اُمَّةً وَسَطًا[19]

(اے وہ ذات کہ جب میں اس کے حکم پر راضی ہوا تو اس نے ہم پر مہربانی کی معتدل احکام دے کر۔ اللہ نے اس امت کی تعریف کی ہے جسے قرآن مجید میں امتِ وسط کہا گیا ہے۔)

محدثین کرامؒ اس مقبول حدیث کو محکم کہتے ہیں جو اپنی جیسی متعارض حدیث سے سلامت اور خالی ہو۔

إِنْ سَلِمَ مِنَ الْمُعَارَضَةِ؛ أَى: لَمْ يَأْتِ خَبَرٌ يُضَادُّهُ، فَهُوَ الْمُحْكَمُ۔[20]

(جس خبر مقبول کے معارض کوئی اور خبر نہ ہو، یعنی اس کے منافی کوئی دوسری حدیث نہ ملے تو اسے محکم کہا جائے گا۔)

محدثین کرامؒ کا ادائے مدعا کے لیے "محکم" کے لفظ کو بطور اصطلاح استعمال کرنا پیش نظر مقصود کی پوری عکاسی کرتا ہے یعنی لفظ محکم فنّی طور پر بذاتِ خود اس بات کو واضح کر رہا ہے کہ ایسی مضبوط اور مستحکم حدیث جس کے مخالف کوئی حدیث نہیں۔ لفظ کا موقع و محل سے یہ ارتباط اور تناسب ہی ادب کا کمال ہے۔

مختلف الحدیث: مادہ: خ ل ف۔ اختلاف مصدر سے مختلف اسم فاعل ہے اور اس کے معنی اختلاف کرنے والا۔ اس سے مختلف اسم مفعول ہے جس کے معنی وہ چیز یا بات جس میں اختلاف ہو۔

وَالْإِخْتِلَافُ وَالْمُخَالَفَةُ: أَنْ يَأْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ طَرِيْقًا غَيْرَ طَرِيْقِ الْآخَرِ فِي حَالِهٖ أَوْ قَوْلِهٖ۔۔۔ كُلُّ ضِدَّيْنِ مُخْتَلِفَانِ۔[21]

(الاختلاف اور المخالفۃ کے معنی کسی حالت یا قول میں ایک کا دوسرے کے خلاف طریق کار اختیار کرنے کے ہیں اور ضدین میں تو اختلاف ہوتا ہی ہے۔)

گویا دو چیزیں جو ایک دوسرے کی ضد ہوں اور باہم متفق نہ ہوں مختلف کہلاتی ہیں۔

وَاخْتَلَفُوْا إِذَا ذَهَبَ كُلُّ وَاحِدٍ إِلَى خِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُ وَهُوَ ضِدُّ الْاِتِّفَاقِ۔[22]

(اور وہ ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے اس وقت کہا جاتا ہے جب ہر ایک دوسرے سے مخالف ہو جائے اور یہ اتفاق کی ضد ہے۔)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ﴾[23]

(اس (کی قدرت) کی نشانیوں میں سے آسمان اور زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف (بھی) ہے۔)

اللِّسَانُ فِي الْفَمِ، وَفِيهِ اِخْتِلَافُ اللُّغَاتِ: مِنَ الْعَرَبِيَّةِ وَالْعَجَمِيَّةِ وَالتُّرْكِيَّةِ وَالرُّوْمِيَّةِ۔ وَاخْتِلَافُ الْأَلْوَانِ فِي الصُّوَرِ: مِنَ الْبَيَاضِ وَالسَّوَادِ وَالْحُمْرَةِ، فَلَا تَكَادُ تَرَى أَحَدًا إِلَّا وَأَنْتَ تُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْآخِرِ۔[24]

(زبانوں اور رنگوں میں اختلاف یعنی زبان جو منہ میں ہے اس میں عربی عجمی، ترکی اور رومی لغات کے اعتبار سے اختلاف ہے اور رنگوں کا اختلاف سفید، سیاہ اور سرخ رنگت کے اعتبار سے ہے۔ پس تم نہیں دیکھو گے کسی کو مگر یہ کہ ایک دوسرے کے درمیان فرق کرو گے۔)

معلوم ہوا کہ مختلف ہونا ہمیشہ نزاع اور جدال کا سبب نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات یہ اختلاف معرفتِ حق کا ذریعہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ﴾[25]

(اور بھی بہت سی چیزیں طرح طرح کے رنگ روپ کی اس نے تمہارے لیے زمین پر پھیلا رکھی ہیں۔ بیشک نصیحت قبول کرنے ولوں کے لیے اس میں بڑی بھاری نشانی ہے۔)

مِمَّا تَخْتَلِفُ أَلْوَانُهُ، وَتَخْتَلِفُ مَنَافِعُهُ، آيَةً عَلَيكُمَا لِقُدْرَةِ اللهِ، وَعَمِيْمِ إِحسانهِ، وَسِعَةِ بِرِّهِ۔[26]

(اور اس میں سے جو اس (موجودات) کے رنگوں اور منافع کا اختلاف ہے وہ اللہ کی قدرت کے کمال، احسان کی کثرت اور بھلائی کی وسعت کے اعتبار سے نشانی ہے۔)

امت مسلمہ کے لیے پسندیدہ روش یہ ہی ہے کہ اختلاف کو افتراق کا سبب نہ بننے دیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ [27] سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی سے سنا جو ایک آیت ایسے طریقے سے پڑھ رہا تھا کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے خلاف سنا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ فَاقْرَآ))[28] (تم دونوں ٹھیک پڑھتے ہو۔)

عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میرا غالب گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوْا فَأَهْلَكَهُمْ))[29]

(بلاشبہ تم سے پہلے لوگوں نے کتاب اللہ میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان کو تباہ کر دیا۔)

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((اِقْرَءُوا الْقُرآنَ مَا ائتَلَفَتْ قُلُوْبُكُمْ، فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ))[30]

(قرآن مجید اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دلوں میں الفت رہے، جب اس میں تمہیں اختلاف کا اندیشہ ہو تو اٹھ جاؤ۔)

گویا وہ اختلاف جو نفسانیت کی راہ سے ہو اور جس کی وجہ سے خرابی آئے اس سے بچنا چاہیے لیکن جو اختلاف ضرر نہیں رکھتا یا وہ اظہارِ حق کے لیے ہو، اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ﴾[31]

(بلاشبہ رات اور دن کے یکے بعد دیگرے آنے میں اور اللہ نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں پیدا کیا ہے ان سب میں ان افراد کے لئے دلائل ہیں جو اللہ کا ڈر رکھتے ہیں۔)

فی هذهِ الآيَةِ بِالْمَنَافِعِ الْحَاصِلَةِ مِنَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ۔[32]

(اس آیت میں رات اور دن کے اختلاف سے حاصل شدہ نفع کا ذکر ہے۔)

گویا اشیاء مختلف ہونا ہر وقت اور ہر حال میں قابلِ ملامت اور باعث نزاع نہیں بلکہ یوں بھی ہوتا ہے کہ خوشگوار حالات میں بھی آراء اور معاملات مختلف ہوتے ہیں، تاہم اختلاف ہمیشہ اتفاق کی ضد ہوتا ہے۔

نحن بما عِنْدَنا وَ أَنْتَ بِمَا عِنْدَكَ رَاضٍ و الرأيُ مُخْتَلَف[33]

(جو ہمارے پاس ہے ہم اس سے اور جو تمہارے پاس ہے تم اس سے راضی ہو اور آراء تو مختلف ہوتی ہیں۔)

محدثین کرامؒ اس وقت مختلف الحدیث کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں جب کوئی مقبول حدیث بظاہر اپنی جیسی مقبول حدیث کے متعارض ہو لیکن اس ظاہری تعارض کے باوجود ان دونوں احادیث میں علماء کے لیے قابلِ قبول شکل میں جمع اور تطبیق کی کوئی بھی صورت ممکن ہو۔

فَإِنْ أَمْكَنَ الْجَمْعُ، فَهُوَ النَّوْعُ الْمُسَمَّى مُخْتَلَفُ الْحَدِيْثِ۔[34]

(اگر جمع ممکن ہو تو اس نوع کو مختلف الحدیث کہا جاتا ہے۔)

معلوم ہوا مختلف الحدیث علوم الحدیث کی اصطلاحات میں فنی طور پر ایک اہم اصطلاح ہے۔ دو مقبول اور متضاد احادیث کو ''تطبیق'' دیتے ہوئے، ان کے اختلاف کو دور کر کے جمع کیا جاتا ہے۔

تطبیق: مادہ: ط ب ق سے تطبیق بروز تفعیل ہے جس کے معنی معاملات اور فیصلوں کو علمی یا قانونی قاعدہ وغیرہ کے تابع کر دینے کے ہوتے ہیں۔

الطَّاءُ وَ الْبَاءُ وَ الْقَافُ أَصْلٌ صَحِيحٌ وَاحِدٌ، وَهُوَ يَدُلُّ عَلَى وَضْعِ شَيْءٍ مَبْسُوطٍ عَلَى مِثْلِهِ حَتَّى يُغَطِّيَهُ. مِنْ ذَلِكَ الطَّبَقُ. تَقُولُ أَطْبَقْتُ الشَّيْءَ عَلَى الشَّيْءِ. وَمِنْ هٰذَا قَوْلُهُمْ: أَطْبَقَ النَّاسُ عَلَى كَذَا، كَأَنَّ أَقْوَالَهُمْ تَسَاوَتْ حَتَّى لَوْ صُيِّرَ أَحَدُهُمَا طِبْقًا لِلْآخَرِ لَصَلَحَ۔[35]

(طاء، یاء اور قاف اصل ہیں اور یہ دلالت کرتے ہیں کہ ایک چیز اپنی ہی جیسی چیز پر اس طرح پھیل جاتی ہے کہ اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ الطبق اسی سے بنی ہے۔ تم کہتے ہو کہ میں نے ایک چیز کو دوسری چیز سے ڈھانپا اور اسی سے اطبق الناس علی کذا کہتے ہیں جب لوگ متفق ہو جائیں یہاں تک کہ ان میں سے ایک دوسرے کی طرف درستگی اور صلح کے لیے چلے۔)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا مَا تَرٰى فِىْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ﴾[36]

(جس نے سات آسمان تہہ بہ تہ بنائے (تو اے دیکھنے والے) اللہ رحمٰن کی پیدائش میں کوئی کمی نہ دیکھے گا۔)

أَىْ خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ وَطَبَقَهَا تَطْبِيقًا أَوْ مُطَابَقَةً . . . مَا تَرٰى فِى خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ اعْوَجَاجٍ وَلَا تَنَاقُضٍ وَلَا تَبَايُنٍ، بَلْ هِىَ مُسْتَقِيمَةٌ مُسْتَوِيَةٌ۔[37]

(یعنی اس نے سات آسمان بنائے اور ان کو ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر برابر کر دیا۔ تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی ٹیڑھا پن کوئی تناقض اور دوری نہ دیکھو گے بلکہ وہ سیدھی اور موافق و برابر ہے۔)

گویا تطبیق دو اشیاء کے باہم مطابق ہونا کو کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَ عِشْرِينَ)) ثُمَّ طَبَقَ النَّبِيُّ بِيَدَيْهِ ثَلَاثًا: مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ كُلِّهَا، وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِنْهَا۔[38]

(مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو (اشارہ کرتے ہوئے) تین دفعہ آپس میں ملایا۔ دو بار دونوں ہاتھوں کی پوری انگلیاں ملائیں اور تیسری دفعہ ان میں سے نو (ملائیں)۔)

عبداللہ بن مسعودؓ نماز کے طریقے کے بارے میں کہتے ہیں:

عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الصَّلَاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ۔[39]

(رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی تو آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ جب رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو جوڑ کر گھٹنوں میں رکھ لیا۔ (یعنی تطبیق کی)۔)

معلوم ہوا کہ محدثین کرامؒ کا دوایسی حدیثیں جو صحت میں برابر ہوں لیکن متعارض ہوں انہیں تطبیق دینا اور ان کے لیے مختلف الحدیث کی اصطلاح استعمال کرنا الفاظ اور معنی کا دریا ہے جس میں تحقیقی، علمی، فنی اور ادبی نکات موجود ہیں۔ یہ منطقی اندازِ بیان اخلاص اور ایمان کی قوت کے ساتھ فن کے تقاضوں کو پورا کرتا اور جاندار ادب کا حصہ بنتا ہے۔

ناسخ و منسوخ: مادہ: ن س خ۔ نسخ کے لغت میں دو طرح استعمال ہوتا ہے۔ مٹانا یا ازالہ کرنا اور نقل کرنا

اَلنَّسخُ وَ الْاِنْتِسَاخُ: اِکْتِتَابُ كَفِي كِتَابٍ عَنْ مَعَارِضِهٖ، وَ النَّسْخُ إِزَالَةُ كَأَمْرٍ كَانَ يُعْمَلُ بِهٖ، ثُمَّ تَنْسَخُهُ بِحَادِثٍ غَيْرَهُ، كَالْآيَةِ تَنْزِلُ فِيأَمْرٍ، ثُمَّ يُخَفَّفُ فَتُنْسَخُ بِأُخْرٰى، فَالْأُولٰى مَنْسُوْخَةٌ وَ الثَّانِيَةُ نَاسِخَةٌ۔ (40)

(النسخ والانتساخ کے معنی ہیں کسی کتاب کی پیش کردہ چیزوں میں سے لینا یا نقل کرنا اور نسخ کہتے ہیں کسی عمل کئے جانے والے امر کو زائل کرنا اور اسے ختم کرکے نئی چیز اس کی جگہ پر لانا، جیسے کسی معاملے میں کوئی آیت نازل کی جاتی ہے پھر اس کا کچھ حصہ ختم کرکے اس کی جگہ پر دوسری آیت لائی جاتی ہے تو پہلی منسوخ ہوتی ہے اور دوسری ناسخہ۔)

نسخ سے کبھی صرف ازالہ اور ختم کرنے کے معنی مراد ہوتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَيَنسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ﴾ (41)

(پس شیطان کی ملاوٹ کو اللہ دور کردیتا ہے۔)

فَالْمُرَادُ إِزَالَتُهُ وَ إِزَالَةُ تَأْثِيرِهٖ۔ (42)

(پس اس سے مراد اس کو (ملاوٹ) زائل کرنا اور اس تاثیر کو ختم کرنا ہے۔)

کبھی نسخ میں ایک حکم کو زائل کرکے دوسرے کو اس کا قائم مقام کیا جاتا ہے۔

﴿مَا نَنسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا﴾ (43)

(اور منسوخ کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں۔)

قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إِبْطَالُ الشَّيْءِ وَ زَوَالُهُ وَ إِقَامَةُ آخَرَ مَقَامَهُ، وَمِنْهُ نَسَخَتِ الشَّمْسُ الظِّلَّ إِذَا أَذْهَبَتْهُ وَحَلَّتْ مَحَلَّهُ۔ (44)

(کسی چیز کو ختم اور زائل کردینا اور دوسری کو اس کی جگہ پر لانا۔ اسی سے نسخت الشمس الظل کہاجاتاہے کہ جب سورج سائے کوزائل کرکے اس کی جگہ لے لے۔)

قائم مقام ناسخ کہلاتاہےاور ناسخ سے مراد اس کاافضل اور بہتر ہونا نہیں ہے بلکہ اس میں انسان کے لیے حکمت ہوتی ہے۔ سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیت ﴿نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ﴾ میں بھی ناسخ کا منسوخ سے بہتر ہونا مراد نہیں بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ ناسخ میں انسان کے لیے فائدہ ہے۔

لَيسَ الْمُرَادُ بِأَخْيرِ التَّفْضِيلِ، لِأَنَّکَ لَا مَاللهِ لَا يَتَفَاضَلُ، وَاِنَّمَا هُوَ مِثْلُ قَوْلِهِ ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾ أَيفَلَهُ مِنهَا خَيرٌ، أَى نَفْعٌ وَأَجْرٌ، لَا الْخَيرُ الَّذِى هُوَ بِمَعْنَى الْأَفْضَلُ، وَيَدُلُّ عَلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ قَوْلُهُ ﴿أَو مِثْلِهَا﴾۔ [45]

(یہاں خیر سے مراد افضل ہونا نہیں ہے کیونکہ اللہ کاکلام ایک دوسرے سے افضل نہیں ہوتااور اس کی مثال اللہ کے اس قول جیسی ہے جو نیکیوں کے ساتھ آئے گا اس کے لیے بھلائی ہے یعنی اس میں اس کے لیے خیر ہے خیر سے مراد نفع اور اجر ہے یہاں بھلائی افضل کے معنی میں نہیں ہے اور اس پر اللہ کا یہ قول کہ ﴿أَو مِثْلِهَا﴾ دلیل ہے۔)

نَسَخْتُ الكِتاب کے معنی کتاب کو نقل کرنے کے بھی آتے ہیں اور اسی سے اِستَنْسَخُ الشَّيئَ (کوئی چیز لکھوانا) کہاجاتاہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ [46]

(ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔)

أى نَستَكْتِبُهُمْ اَعْمَالَكُمْ۔ [47]

(یعنی ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔)

وراثت کے سلسلے میں اگر وارثین یکے بعد دیگرے مرتے رہیں اور وراثت تقسیم نہ ہو تو علم وراثت کی اصطلاح میں اسے ''مُنَاسَخَۃ'' کہتے ہیں۔ وارثوں کی یکے بعد دیگرے موت ایک دوسرے کو وراثت سے محروم کرتی رہی یعنی ایک دوسرے کو منسوخ کرتی رہی۔

وَالْمُنَاسَخَةُ فِي الْمِيرَاثِ: هُوَ أَنْ يَمُوْتَ وَرِثَةٌ بَعْدَ وَرَثَةٍ وَالْمِيرَاثُ قَائِمٌ لَمْ يُقْسَمْ۔ [48]

(اور علم وراثت میں مناسخہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وارث یکے بعد دیگرے مرتے رہیں اور میراث اسی طرح قائم رہے اور تقسیم نہ ہو۔)

پھر نسخ سے تناسخ بھی ایک دوسرے کو ختم کرنے اور الٹ پلٹ ہو کر ایک دوسرے کی جگہ لینے کے معنی میں آتا ہے۔

وَتَنَاسُخُ الْاَزْمِنَةِ وَالْقُرُوْنِ: مُضِیُ قَوْمٍ بَعْدَ قَوْمٍ يَخْلُفُهُمْ۔ وَالْقَائِلُوْنَ بِالتَّنَاسُخِ قَوْمٌ يُنْكِرُوْنَ الْبَعْثَ عَلٰى مَاأَثْبَتَتْهُ الشَّرِيْعَةُ، وَيَزْعُمُوْنَ أَنَّ الْأَرْوَاحَ تَنْتَقِلُ إِلَى الْأَجْسَامِ عَلَى التَّأْبِيْدِ۔[49]

(ایک قوم گزر جائے اور دوسری قوم اس کے قائم مقام ہو جائے تو تناسخ الازمنہ والقرون کہتے ہیں۔ تناسخ ارواح کے قائل شریعت کے ثابت کردہ حشر و نشر کا انکار کرتے ہیں اور ارواح کے مختلف اجسام میں منتقل ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔)

حضرت عتبہ بن غزوانؓ[50] جب حضرت عمرؓ[51] کے دورِ خلافت میں بصرہ کے عامل تھے تو انہوں نے خطبہ دیا اور اس میں یہ بھی کہا:

وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتّٰى تَكُوْنَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا۔[52]

(اور کبھی کوئی نبوت نہیں تھی مگر ختم ہو گئی یہاں تک کہ اس کا پچھلا حصہ بادشاہت میں بدل گیا۔)

فرامینِ رسول ﷺ میں سے وہ دو فرمان جو صحت میں برابر ہوں اور ان میں جمع و تطبیق بھی ممکن نہ ہو لیکن دلائل سے یا پھر خود نبی ﷺ کی صراحت سے کسی ایک کا متاخر ہونا معلوم ہو جائے۔ محدثین کرامؒ اس نوع کے فرامین کے لیے ناسخ و منسوخ کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔

وَإِنْ لَمْ يُمْكِنِ الْجَمْعُ فَلَا يَخْلُوْ إِمَّاأَنْ يُعْرَفَ التَّارِيْخُ أَوْلَا۔ فَإِنْ عُرِفَ وَثَبَتَ الْمُتَأَخِّرُ بِهِ أَوْ بِأَصْرَحِيَّةٍ فَهُوَ النَّاسِخُ وَالْآخَرُ الْمَنْسُوْخُ۔[53]

(اگر (دو حدیثوں) میں تطبیق ممکن نہ ہو تو پھر دو صورتوں میں سے ایک ہو گی، یا تو تاریخ کا پتہ ہو گا یا تاریخ معلوم نہ ہو گی۔ اگر تاریخ معلوم ہو اور ایک کا دوسرے سے متاخر ہونا ثابت ہو جائے یا ایک زیادہ صریح ہو تو متاخر اور زیادہ صریح ناسخ ہو گی اور مقدم و غیر صریح منسوخ۔)

محدثین کرامؒ کا حدیث کی اس نوع کے لیے ناسخ و منسوخ کا بطور اصطلاح استعمال علم و حکمت کے اس خزینے کے تحفظ کا حق ادا کرتا ہے۔ فنی طور پر یہ اصطلاح ٹھوس اصول اور ضابطے کی طرف اشارہ ہے اور امتِ مسلمہ نے اس سے خوب استفادہ کیا ہے۔ بہت سے الفاظ کی محتاج بات کو بیان کرنے کے لیے ایک ہی لفظ کو بطور اصطلاح استعمال کرنا دراصل ذہنی زرخیزی کا عمدہ نمونہ ہے اور یہ حسنِ بلاغت ہی ادب کی معراج ہے۔

مُتَوَقَّفٌ فيه: مادہ: وق ف۔ وَقَفَ ٹھہرنا اور ٹھہرانا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اَلْوَاوُ وَالْقَافُ وَالْفَاءُ: أَصْلٌ وَاحِدٌ يَدُلُّ عَلٰى تَمَكُّثٍ فِي شَيْءٍ ثُمَّ يُقَاسُ عَلَيْهِ۔ مِنْهُ وَقَفْتُ أَقِفُ وُقُوْفًا۔ كَلَّمْتُهُمْ ثُمَّ أَوْقَفْتُ عَنْهُمْ أَيْ سَكَتُّ۔ قَالَ: وَكُلُّ شَيْءٍ تُمْسِكُ عَنْهُ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ: أَوْقَفْتُ۔ وَمَوْقِفُ الْإِنْسَانِ وَغَيْرِهِ: حَيْثُ يَقِفُ۔[54]

(واو، قاف اور فاء اصل ہیں۔ کسی بھی چیز کو سوچکر اور ٹھہر کر کرنے پر دال ہیں۔ پھر اس پر قیاس کیاجاتاہے اور اسی سے وقفت اقف وقوفا ہے۔ میں نے ان سے کلام کیااور پھر میں نے خود کوروک لیایعنی خاموش ہو گیا۔ ہر وہ چیز جس کے بارے میں تم خاموشی اختیار کرلو تو تم کہو گے اوقفت اور جہاں انسان ٹھہرتا ہے اسے موقف الانسان کہتے ہیں۔)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ تَرَىٰ اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨالْقَوْلَ﴾[55]

(کاش کہ تو ان ظالموں کو اس وقت دیکھتا جب یہ کھڑے ہوں گے اپنے رب کے سامنے ایک دوسرے کی طرف الزام لوٹارہے ہوں گے۔)

مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ أَیْ مَحْبُوْسُوْنَ فِی مَوْقِفِ الْمُحَاسَبَةِ۔[56]

(اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے یعنی محاسبے کی جگہ پر ٹھہرا لیے جائیں گے۔)

اسی سے اس مال کو بھی موقوف کہا گیا جو اللہ کے راہ میں اللہ کے بندوں کی منفعت کے لیے وقف کیا جائے اور پھر وہ حدیث جس کا سلسلۂ اسناد صحابیؓ تک آ کر رُک جائے اسے بھی موقوف کہتے ہیں۔ میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں حاجی ٹھہرتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے ان جگہوں کے لیے ''موقف'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔

((وُقَفْتُ هٰهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ))[57]

(میں نے اس جگہ وقوف کیا لیکن پورا عرفہ ہی مقام وقوف ہے اور میں نے (مزدلفہ میں) یہاں وقوف کیا ہے (ٹھہرا ہوں) اور پورا مزدلفہ موقف ہے (اس میں کہیں بھی پڑاؤ کیا جا سکتا ہے۔)

مومن سوچ سمجھ کر، متانت وبردباری اور حق پر قائم رہ کر کام کرتا ہے اسی لیے اسے وقاف بھی کہا گیا۔

اَلْمُؤْمِنُ وَقَّافٌ عَلٰی نَفْسِهِ۔[58]

(مومن اپنے بارے میں سوچ کر اور تحمل سے کام انجام دینے والا ہوتا ہے۔)

آپ ﷺ نے نمازی کے سامنے سے گزرنے پر منع کرتے ہوئے فرمایا:

((لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَىِ الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهُ مِنْ أَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ))[59]

(اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جانتا کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو آگے سے گزرنے کے بجائے وہاں چالیس تک کھڑے رہنے کو پسند کرتا۔)

روزِ قیامت کو بھی یوم الموقف [60] کہاجاتاہے کیونکہ اس روز لوگ میدانِ حشر میں جزاو سزا کے فیصلے تک ٹھہرائے جائیں گے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ﴾ [61]

(اور انہیں ٹھہرالو، (اس لیے) کہ ان سے (ضروری) سوال کیے جانے والے ہیں۔)

أی: قِفُوْهُمْ حَتّٰی يُسأَلوا عَنْ أَعْمَالِهِمْ وَأَقْوَالِهِمْ الَّتِیْ صَدَرَتْ عَنْهُمْ فِی الدَّارِ الدُّنيا۔ [62]

(یعنی ان کو روکو یہاں تک کہ ان سے ان کے اعمال اور اقوال کی بابت سوال کیا جائے جو ان سے اس دنیا کے گھر میں صادر ہوئے۔)

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَا مِنْ دَاعٍ يَدْعُوإِلٰی شَيْئٍ إِلَّا وُقِفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَازِمًا لِدَعْوَتِهِ، مَادَعَاإِلَيْهِ، وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا)) [63] (جو دعوت دینے والا کسی (اچھی یا بری) چیز کی طرف دعوت دیتاہے، وہ قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ وہ اپنی دعوت کے عمل سے جدا نہیں ہو سکے گا، جس چیز کی طرف بھی اس نے دعوت دی ہو اگرچہ کسی آدمی نے ایک ہی آدمی کو دعوت دی ہو۔)

اس سے بھگائے ہوئے شکار کو وقیفہ کہاجانے لگا جو شکاری کے تعاقب سے تھک کر کھڑا ہو جائے۔

وَالْوَقِيفَةُ: اَلْوَحْشِيَّةُ الَّتِیْ يَلْجِئَهَا الصَّائِدُ إِلَی اَنْ تَقِفَ حَتّٰی تَصَادَ [64]

(الوقیفہ بھگایاہوا شکار جو شکاری کے تعاقب سے عاجز ہو کر ٹھہر جائے یہاں تک کہ وہاں سے شکار کرلے۔)

محدثین کرامؒ ان دو مقبول و متعارض احادیث کو ''متوقف فیہ'' کہتے ہیں جن میں جمع اور تطبیق ممکن نہ ہو، تقدیم وتاخر بھی ثابت نہ ہو اور ترجیح دینے کی بھی کوئی اور صورت ممکن نہ ہو تو کسی پر بھی عمل نہیں کیا جائے گا اور توقف کیا جائے گا۔

وَإِنْ لَمْ يُعْرَفُ التَّارِيْخُ فَلَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يُمْكِنَ تَرْجِيحُ أَحَدِهِمَا عَلَى الْآخَرِ بِوَجْهٍ مِنْ وُجُوْهِ التَّرْجِيحِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْمَتْنِ أَوْ بِالْأَسْنَادِ . . . ثُمَّ التَّوَقُّفُ عَنِ الْعَمَلِ بِأَحَدِ الْحَدِيْثَيْنِ۔ [65]

(اگر (دو حدیثوں میں) تقدم وتاخر نہ ثابت ہو اور سند یا متن کے لحاظ سے کوئی وجہ ترجیح بھی نہ بنتی ہو تو اندونوں پر عمل کے اعتبار سے توقف کیا جائے گا۔)

ان احادیث کیلئے ''متوقف فیہ'' کی اصطلاح اس لیے استعمال کی گئی کہ یہ درست ہے کہ موجودہ حالات میں ترجیح کی کوئی صورت ممکن نہیں۔ لیکن انہیں ساقط نہیں قرار دیا جائے گا کیونکہ یہ امکان بہر حال موجود ہے کہ آئندہ

کوئی شخص ترجیح کی کوئی صورت نکال سکے۔ محدثین کرامؒ کا حدیث کی اس نوع کے لیے ''المتوقف فیہ'' کو بطور اصطلاح استعمال کرنا فن کے اعتبار سے مدلل اور ادبی لحاظ سے علم آموز، فکر انگیز اور حدیث کی حجیت کے حوالے سے یقینا افروز ہے کہ امت مسلمہ کے اہل علم و فن کی تعمیری اور تحقیقی کاوش ذخیرہ حدیث کو استناد عطا کرنے کے نئے نئے پہلوؤں کے حوالے سے جاری ہیں اور اس بات کا احتمال کہ اصحابِ فکر و نظر کی محققانہ کوششوں سے دو مقبول و متعارض احادیث میں ترجیح کی کوئی صورت نکل آئے۔ لفظ و معنی کا یہ توازن و اعتدال ہی ہے جو اصطلاح کو بلیغ بھی بناتا ہے اور فن کی بلندی پر بھی لے جاتا ہے۔

نتائج و سفارشات

◊ دینی تقاضوں اور محرکات نے محدثینؒ کو زبان و بیان پر قدرت عطا کی اور ان کی مشاھداتی قوت اور علمی ادراک کی وجہ سے داخلی طور ان اصطلاحات میں ادبیت اور بیان کی روانی پائی جاتی ہے۔ نہ لفظ معنی سے سبقت کرتا ہے اور نہ معنی لفظ سے سبقت کرتا ہے۔

◊ اصطلاحات کے اس فن کا ادبی اسلوب ہمارے اسلوب و مناہج کی پہچان بھی ہے اور بنیاد بھی۔ یہ انسان کی علمی تاریخ کا سب سے بڑا افتخار ہے۔ اسلامی علم و ادب پر ان اصطلاحات کے گہرے، پائیدار اور نہ ختم ہونے والے اثرات ہیں۔ لوگ ان پر کام کر کے علماء و ادباء کی صف میں شامل ہو گئے۔ اصحاب علم و دانش کی علمی و ادبی روایتوں کا یہ سلسلہ غیر مختتم ہے۔ فن و ادب کا ایک جہاں ہے جس کے ادراک کرنے کی سعی کا سلسلہ تا قیامت چلتا رہے گا۔ ان شاءاللہ۔

◊ محدثینؒ کے ذوق، اسلوب اور منہج کی نشاندہی کے لئے تدریسی نصابات میں ایسے اسباق شامل کرنے چاہئیں کہ تاریخ عالم کے سب سے امتیازی علم اور فن کی حجیت اور صداقت واضح ہو۔

حواشی و حوالہ جات

1 سورۃ الاحزاب ۳۳:۲۱

Surah- Al Ahzab ۲۱:۳۳

2 القرطبی، محمد بن احمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی)، تحقیق: أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش، دار الکتب المصریۃ، القاھرۃ، الثانیۃ، ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴م، ۱۴/۱۵۵

Al-Qurtubi, Muhammad Ibn Ahmad Ibn Abi Bakr, Abu Abdullah, Al-Jami 'Lahkam Al-Quran (Tafsir Al-Qurtubi), Research: Ahmad Al-Bardoni and Ibrahim Atfish

3. الجوھری، اسماعیل بن حماد، ابو نصر، الفارابی، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، باب المیم، تحقیق: أحمد عبد الغفور عطار، دار العلم ۱۹۰۱وانظر ابن فارس، احمد، القزوینی، الرازی، ابو الحسین، مقاییس اللغۃ، کتاب/للملایین، بیروت، ط: الرابعۃ، ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷م، ۵، ۹۱وانظر الزمخشری، محمود بن عمرو، ابو القاسم، أساس البلاغۃ، /الحاء، تحقیق: عبد السلام محمد ھارون، دار الفکر، ط: ن، ۱۳۹۹ھ، ۱۹۷۹م، ۲، ۲۰۶/کتاب الحاء، تحقیق: محمد باسل عیون السود، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط: الاولی، ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۸م، ۱

Al-Jawhari, Isma'il Ibn Hammad, Abu Nasr, Al-Farabi, Sahaah Taj Al-Lugha and Sahaah Al-Arabiya, Bab Al-Ma'im, Tahaqiq: Ahmad Abdul Ghafoor Attar Ahmad, Al-Qazwini, Al-Razi, Abu Al-Hussein, Maqayes Al-Lugha, Kitab Al-Haya, Taqiq: Abdul Salam Muhammad Haroon, Dar Al-Fikr, T: N Al-Haya, Research: Muhammad Basil Ayoun Al-Sood, Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut, I: Al-Awali

4 الراغب الاصفہانی، الحسین بن محمد، ابو القاسم، المفردات فی غریب القرآن، کتاب الحاء،، تحقیق: صفوان عدنان الداودی، ط: الاولٰی، ۱۴۱۲ھ، ص: ۲۴۹ وانظر ابن الاثیر، المبارک بن محمد الشیبانی الجزری، ابو السعادات، مجد الدین، النھایۃ فی غریب الحدیث والأثر، ۴۱۸/حرف الحاء، تحقیق: طاھر أحمد الزاوی، محمود محمد الطناحی، المکتبۃ العلمیۃ، بیروت، ط: ن، ۱۳۹۹ھ، ۱۹۷۹م، ۱

Al-Ragheb Al-Isfahani, Al-Hussein Bin Muhammad, Abu Al-Qasim, Al-Mufradat Fi Gharib Al-Quran, Kitab Al-Haya, Taqiq: Safwan Adnan Al-Dawoodi In Gharib Al-Hadith Wal-Ather, Harf Al-Haya, Taqiq: Tahir Ahmad Al-Zawi, Mahmoud Muhammad Al-Tanahi, Al-Muktab Al-Alamiya, Beirut, T: N

5. ۱۱/تفسیر القرطبّی، ۴

Tafsir al-Qurtubi, ½

6 سورۃ ال عمران ۳: ۷

Al-Imran 2: 1

7. الرازی، فخر الدین، محمد بن عمر بن الحسن، ابو عبد اللہ، مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر)، دار احیاء التراث العربی بیروت، ط: الثالثۃ، ۱۳۷/۱۴۲۰ھ، ۷

Al-Razi, Fakhr-ud-Din, Muhammad Bin Umar Bin Al-Hassan, Abu Abdullah, Mufatih Al-Ghayb (Tafsir Al-Kabeer), Darahiya Al-Tarath Al-Arabi Beirut, I: III

8. ۴۱۸/النھایۃ فی غریب الحدیث والأثر، حرف الحاء، ۱

The end in Gharib Hadith and Athr, Harf Al-Haya, 2/3

9. سورۃ الانعام ۶: ۱۱۴

Surah Al-Inaam . : ۶

10. ۷۰/تفسیر القرطبّی، ۷

Tafsir al-Qurtubi, ½

11. سورۃ یونس ۱۰:۱۰۹

Surah Yunus 1: 1

12. ۳۸۹/تفسیر القرطبی،۸

Tafsir al-Qurtubi, ½

13. سورۃ البقرۃ ۲:۳۲

Al-Baqarah 2: 1

14. ۸۱/المراغی، احمد بن مصطفی، تفسیر المراغی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی وأولادہ مصر، ط: الاولی ۱۳۶۸ھ، ۱۹۴۶م، ۱

Al-Maraghi, Ahmad Bin Mustafa, Tafsir Al-Maraghi, Maktabah & Printing Company

15 سورۃ یونس ۱۰:۱

Surah Yunus 1: 1

16. ۳۰۵/تفسیر القرطبی،۸

Tafsir al-Qurtubi, ½

17. محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب الزھریؒ (۵۸۔۱۲۴ھ، ۶۷۸۔۷۴۲م) آپ کا شمار مشہور تابعین، اکابر اور فقہاء میں ہوتا تھا۔
تدوین حدیث کا آغاز کرنے والوں میں سے تھے۔ ذهبي، شمسالدين، أبوعبداللہ، محمد بنأحمد بن عثمان، تذکرۃ الحفاظ
، دار الکتبالعلمیۃ بیروت، لبنان، ۱/۱۱۰، ط: الأولی، 1419ھ، 1998م، وفیات الاعیان ۴/۱۷۷، تهذيب التهذيب، ۹/۴۴۵

Muhammad ibn Muslim ibn Abdullah ibn Shahab al-Zuhri (2: 3 AH, 4-5 AD) was one of the famous followers and scholars He was one of the initiators of the compilation of Hadith.

18 مسلمبنالحجاج، أبوالحسن، القشيريالنيسابوري، صحیح مسلم، کتاب الصیام، بَابُ جَوَازِ الصَّوْمِ والفطر فی شہر رمضان لِلْمُسَافِرِ فِي غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقي، داراحياءالتراثالعربي، بيروت، ح:۲۶۰۷

Muslim Ibn Al-Hajjaj, Abu Al-Hasan, Al-Qushayri Al-Nisaburi, Sahih Muslim, Book of Fasting

19 السیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، جلال الدین، المحاضرات والمحاورات، دار الغرب الاسلامی، بیروت، ط: الاولی، ۱۴۲۴ھ، ص:۳۰۹

Al-Suyuti, Abdul Rahman Ibn Abi Bakr, Jalaluddin, Lectures and Conversations, Dar Al-Gharb Al-Islami, Beirut

20. ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن محمد، ابوالفضل، نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح ھل الاثر، تحقیق: علیہنسخہمقروءۃعلیالمؤلفوعلقعلیہ: نور الدین عتر، مطبعۃ الصباح، دمشق، ط: الثالثۃ، ۱۴۲۱ھ، ۲۰۰۰م، ص:۶۷

Ibn Hajar al-Asqalani, Ahmad ibn Ali ibn Muhammad, Abu al-Fadl, Enlightenment in the explanation of the genius of thought in the term hal al-athr, Taqiq:

21. المفردات فی غریب القرآن، کتاب الخاء، ص:۲۹۴

Al-Mufradat Fi Gharib Al-Quran, Kitab Al-Khaa, p

22الفیومی، احمد بن محمد بن علی، ابو العباس، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر: کتاب الخاء، المکتبۃ العلمیۃ بیروت، ط: ن، س: ن، ۱۷۸/۱، وانظر الفیروزآبادی، محمد بن یعقوب، مجد الدین، ابو طاھر، القاموس المحیط، فصل الخاء، تحقیق: مکتبتحقیقالتراثفیموٴسسۃالرسالۃ، مکتبۃ النشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ط: الثامنۃ، ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۵م، ص: ۸۰۷

Al-Fayumi, Ahmad Bin Muhammad Bin Ali, Abu Al-Abbas, Al-Misbah Al-Munir Fi Gharib Al-Sharh Al-Kabeer: Kitab Al-Khaa, Al-Maktab Al-Alamiya Beirut, Al-Qamoos, Al-Muheet, Fasl-ul- Kha, Tahqeeq: Maktaba Al- Nashar wal-Tauizeeh, Beirut,Labanon.

23سورۃ الروم ۳۰: ۲۲

Surah Al- Room 1:4

24تفسیر القرطبی، ۱۸/۱۴

Tafsir al-Qurtubi, ½

25سورۃ النحل ۱۶: ۱۳

Surah Al-Nahal 1:5

26السعدی، عبد الرحمن بن ناصر بن عبد اللہ، تیسیر الکلام الرحمن فی تفسیر کلام المنان، تحقیق: عبد الرحمنبنمعلااللویحق، موٴسسۃ الرسالۃ، ط: الاولی، ۱۴۲۰ھ، ۲۰۰۰م، ص: ۴۳۷

Al-Saadi, Abdul Rahman Ibn Nasir Ibn Abdullah, Tayseer Al-Kalam Al-Rahman in Tafseer Kalam Al-Manan, Research:

27حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابو عبد الرحمٰن، الھذلیؓ (۰۰۰۔ ۳۲ھ، ۶۵۳م) ابتدا میں اسلام قبول کرنے والوں میں سے تھے۔ نبی ﷺ کے قریبی ساتھی اور اہل مکہ میں سے تھے۔ غزوات میں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے۔ علم و فضل میں مقام اس قدر بلند تھا کہ حضرت عمرؓ انہیں علم سے بھرا ہوا برتن کہتے۔ ابن حجر العسقلانی، احمد بن علی بن محمد، ابو الفضل، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، تحقیق: عادلأحمد عبد الموجود وعلیمحمد معوض، دار الکتبالعلمیۃ، بیروت، ط: الأولی-1415ھ، ۲۰۰/۶، تذکرۃ الحفاظ، ۱۶/۱، حلیۃ الاولیاء، ۱۲۴/۱

Hazrat Abdullah bin Masood, Abu Abdul Rahman, Al-Hadhli 2 (2-6 AH, 9 AD) was one of the first converts to Islam. He was a close associate of the Prophet and one of the people of Makkah. I would have been with you in the battles. His position in knowledge and grace was so high that Hazrat Omar used to call him a vessel full of knowledge. Ibn Hajar Al-Asqalani, Ahmad Ibn Ali Ibn Muhammad, Abu Al-Fadl, Al-Asaba Fi Tameez Al-Sahaba, Taqiq:

28. بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب: اِقْرَءُوا القُرآن مَا ائتَلَفَتْ عَلَیْہِ قُلُوبُکُم، تحقیق: تصحیحہ ومطابقتہ مع النسخۃ الامیریۃ التی ھی اقدم النسخ المطبوعۃ لصحیح البخاری واصحھا، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، ط: الثانیۃ، ۱۴۱۹ھ، ۱۹۹۹م، ح: ۵۰۶۲

Bukhari, Muhammad Abdullah, Sahih Al-Bukhari, Book of the Qur'an: , ١٤١٩ ح , م ١٩٩٩ ,ھ:

29ایضاً

Ibide

30 صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب: اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، ح:۵۰۶۰

Sahih Al-Bukhari, Book of Virtues of the Qur'an, Chapter: Reading the Qur'an

31سورۃ یونس ۱۰:۶

Surah Yunus 1: 1

32مفاتیح الغیب، ۲۱۰/۱۷

Mufatih al-Ghayb, ½

33جاحظ، عمرو بن بحر، ابو عثمان، البیان والتبیین، ، تحقیق: عبدالسلام ھارون، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ط: الثانیۃ، ۱۴۲۴ھ، ۲۰۰۲م، ۶۹/۳

Jahez, Amr ibn Bahr, Abu Uthman, Al-Bayyan wa Al-Tabeen, Taqiq: Abdul Salam Haroon, Dar Al-Kitab Al-Alamiya, Beirut

34نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر، ص:۶۷ وانظر تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، ص:۲۷۴

Nuzhat-ul-Nazar fi Tauzee Nukhbat ul- Fikr fi Mustalh

35مقاییس اللغۃ، کتاب الطاء، ۳۹/۳ وانظر أساس البلاغۃ، کتاب الطاء، ۵۹۴/۱، وانظر زین الدین، الرازی، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، مختار الصحاح، باب الطاء، تحقیق: یوسف الشیخ محمد، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، ط: الخامسۃ، ۱۴۲۰ھ، ۱۹۹۹م، ص:۱۸۸

Maqayes al-Lugha, Kitab al-Ta'a, 2/1 and Anzar al-Asas al-Balagha, Kitab al-Ta'a, 1/2, and Nazar Zayn al-Din, Al-Razi, Muhammad ibn Abi Bakr, Abu Abdullah, Mukhtar al-Sahah, Bab al-Ta'a : 1999

36سورۃ الملک ۶۷:۳

Surah Al-Mulq ٦٧

37. ۲۰۸/تفسیر القرطبی، ۱۸

Tafsir al-Qurtubi, ½

38. صحیح مسلم، کتاب الصِّیَامِ، بَابُ الشَّهْرِ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ، ح:۱۰۸۴

Sahih Muslim, Book of Fasting, Chapter of the City

39. ابوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق، السجستانی، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، بَابُ مَنْ ذَكَرَ أَنَّهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ، تحقیق: زبیر علی زئی، دار السلام، الریاض، ط: الاولی، ۱۴۲۰ھ، ۱۹۹۹م، ح:۷۴۴

Abu Dawud, Sulaiman Ibn Ishaq, Sunan Abi Dawood, the Book of Remembrance.

40الخلیل بن احمد، ابو عبدالرحمن، الفراهیدی، کتاب العین، حرف الخاء، تحقیق: دمهدیالمخزومی، دإبراهیمالسامرائي،، دار ومکتبة الھلال، ط:
۲۰، وانظر ابن درید، محمد بن الحسن، ابو بکر، جمھرۃ اللغۃ، باب الخاء والسین مع بعدھما من الحروف، تحقیق: ۴/ ,ن، س: ن،
۶۰۰، وانظر الازھری، محمد بن احمد، الھروی، ابو منصور، تھذیب / رمزیمنیر بعلبکي، دار العلم للملایین، بیروت، ط: الاولی، ۱۹۸۷م، ۱
۸۴، وانظر الصحاح تاج اللغۃ / اللغۃ، ابواب الخاء والصاد،، تحقیق: محمد عوضمرعب، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ط: الاولی، ۲۰۰۱م، ۷
۴۲۴/ ۴۳۳ وانظر مقاییس اللغۃ، کتاب النون، ۵/ وصحاح العربیۃ، باب الخاء، ۱

Al-Khalil Ibn Ahmad, Abu Abdul Rahman, Al-Farahidi, Kitab Al-Ain, Harf Al-Khaa, Taqiq: Damhdi Al-Makhzumi, Dabrahimalsamrai, Dar and Maktab Al-Hilal, T: N, S: N Bakr, Jamhrat al-Lugha, Bab al-Khaa 'wa al-Sin with after all the letters, research , Abwab-ul Khawal-Saad, Tahqeeq: Muhammad Auz Maraab, Dar Ahya-ul-Turas, Al-Arbi Beirut,2001,Wanzur Al-Sihah, Taj-ul-Lugha, Sihah Al-Aabia, Bab-ul- Kha.

41سورۃ الحج ۲۲: ۵۲

Surah Al-Hajj ۲۲

42۲۴/ مفاتیح الغیب، ۲۳

Mufatih Al-Ghayb, 2/3

43سورۃ البقرۃ ۲: ۱۰۶

Al-Baqarah 2: 1

44۶۲/ تفسیر القرطبی، ۲

Tafsir al-Qurtubi, ½

45ایضاً، ص: ۶۹

Ibide, p:69

46سورۃ الجاثیۃ ۴۵: ۲۹

Surah Al- Jasia 1:4

47۶۸/ مفاتیح الغیب، ۲۷

Mufatih Al-Ghayb, 2/3

48المفردات فی غریب القرآن، کتاب النون، ص: ۸۰۱

Al-Mufradat Fi Gharib Al-Quran, Kitab Al-Noon, p

49ایضاً

Ibide

50حضرت عتبہ بن غزوان بن جابرؓ (۴۰ق ھ۔ ۲۳ھ، ۵۸۴۔ ۶۴۴م) اسلام قبول کرنے والوں میں سے ساتویں نمبر پر تھے۔ بدری صحابیؓ تھے۔ الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ ۴/ ۳۶۳، النووي، محییالدینیحییبنشرف، أبوزکریا، تحقیق: شرکۃ العلماء بمساعدۃ إدارۃ الطباعۃ المنیریۃ،

دار الکتبالعلمیۃ، بیروت، لبنان، س:ن، تہذیب الاسماءواللغات ۳۱۹/۱، سیر اعلام النبلاء، ۳۰۴/۱،ابن حجرالعسقلانی،احمد بن علی بن محمد،ابو الفضل، تہذیب التہذیب، دائرۃالمعار فالنظامیۃ،الھند،ط:الأولی،1326ھ، ۱۰۰/۷

Hazrat Utbah ibn Ghazwan ibn Jabir (7 AH, 4 AH, 4-5 AD) was the seventh among the converts to Islam. Badri was a Companion. Al-Asabi in the distinction of the Companions, Al-Nawawi, Abu Bakr, research: Al-Ulma'ab Mussaad Dar Al-Taba'al Al-Muniriyah, Beirut, Lebanon, Ibn Al-Asa '. Ibn Muhammad, Abu al-Fadl, Tahzeeb al-Tahzeeb, Encyclopedia of Encyclopedia, India, I: Al-Awli, 1326 AH, 2/3

51 حضرت عمر بن الخطاب بن نفیل القرشی العدوی، أبو حفصؓ (۴۰ق ھ۔۲۳ھ، ۵۸۴۔۶۴۴م) دوسرے خلیفہ ٔراشد تھے اور وہ پہلے ہیں جنھیں امیر المومنین کالقب دیا گیا۔ان کے ذریعے اللہ نے اسلام کو عزت وشرف بخشا۔الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ۴۸۴/۴،ابن حجرالعسقلانی،احمد بن علی بن محمد،ابوالفضل، تقریب التہذیب، تحقیق: محمد عوامۃ،دارالرشید، سوریا،ط:1406ھ،1986م، ۵۴/۲،ابن سعد، أبو عبدا للّٰھمحمد بنسعد بنمنیعالھاشمی،الطبقات الکبریٰ، تحقیق: محمد بضاملا لسلمي، مکتبۃالصدیق،الطائف،ط:1414ھ،1993م، ۱۴۱/۹

Hazrat Umar ibn al-Khattab ibn Nafil al-Qurashi al-Adawi, Abu Hafs (2 AH, 6 AH, 4-5 AD) was the second Rashid Caliph and he was the first to be given the title of Amir al-Mu'minin. Through them, Allah gave honor and dignity to Islam. Ibn Hajar al-Asqalani, Ahmad ibn Ali ibn Muhammad, Abu al-Fadl, Taqreeb al-Tahzeeb, Taqiq: Muhammad Awami, Dar al-Rashid, Syria Research: Mohammad Bin Samal Al-Salami, Maktab Al-Siddiq, Al-Taif, I: 1414 AH, 1993, 2/3

52 صحیح مسلم، کِتَابُ الزُّھدِ والرَّقَائِق، بَابٌ: الدُّنیَا سِجْنٌ لِلْمُؤمِن وَجَنَّۃٌ لِلْکَافِر، ح: ۲۹۶۸

Sahih Muslim, Kitab al-Zuhd wa al-Raqaiq, Chapter: The world is a paradise for the believers and a paradise for the infidels

53 نزھۃالنظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الأثر، ص: ۷۷

Nuzhat-ul-nazar fi tauzeeh ul- fikr fi Mustaleh, Ahl-ul-Asar.

54 ۲۵۱وانظر الصحاح/ ۳۵۰وانظر تہذیب اللغۃ، باب القاف والفاء، ۱۳۵/۹وانظر أساس البلاغۃ، کتاب الواو، ۲/مقاییس اللغۃ، کتاب الواو، ۶ ۱۴۴۰/تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، باب الفاء، ۴

Maqayes Al-Lugha, Kitab Al-Wawa, 1/2 and Anzar Asas Al-Balagha, Kitab Al-Waw, 2/3

55 سورۃ سبا ۳۴: ۳۱

Sura Saba 2: 1

56 ۲۹۷/اسماعیل حقي بن مصطفی الاستانبولی، المولی ابوالفداء، روح البیان، دارالفکر، بیروت، ط:ن، س:ن، ۷

Ismail Haqi Bin Mustafa Al-Istanbul, Al-Mawli Abu Al-Fida ', Ruh Al-Bayan

57 صحیح مسلم، کتاب الحجّ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ، ح: ۱۲۱۸
Sahih Muslim, Kitab-ul-Hajj, Chapter:
58/احمد بن مروان الدینوری المالکی، ابو بکر، المجالسۃ وجواہر العلم، تحقیق: أبو عبیدۃ مشہور بنحسنآلسلمان، دار ابن حزم، بیروت، ۱۴۱۹ھ، ۴/
۳۷۴
Ahmad ibn Marwan al-Dinuri al-Maliki, Abu Bakr, Majalisah wa Jawahar al-Alam, Taqiq:
59 صحیح البخاری، کتاب الصَّلَاۃ، بَابُ إِثْمِ المَارِّ بَيْنَ يَدَيِ المُصَلِّي، ح: ۵۱۰
Sahih Al-Bukhari, Book of Prayer, Chapter:
60 ۵۲۱/وحید الزماں، علامہ، لغات الحدیث، باب الواو مع القاف، نعمانی کتب خانہ، لاہور، ۲۰۰۵م، ۴
Waheed Al-Zaman, Allama, Dictionaries of Hadith, Chapter Al-Wawa with Al-Qaf, Nomani Library, Lahore, 5th, 3/1
61 سورۃ الصافات ۳۷: ۲۴
Surah Al- Safaat 2:1
ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، القرشی، أبو الفداء، تفسیر القرآن العظیم، تحقیق: سامیبنمحمد سلامۃ، دار طیبۃ للنشر والتوزیع، ط: الثانیۃ، ۱۴۲۰ھ،
62 ۱۹۹۹م، ۷/۹
Ibn Kathir, Isma'il Ibn Umar, Al-Qurashi, Abu Al-Fida ', Tafsir Al-Quran Al-Azeem, Taqiq: Sami Ibn Muhammad Salam,
63 سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً أَوْ سَيِّئَةً، تحقیق: زبیر علی زئی، دار السلام للنشر والتوزیع، ریاض، ط: ن،
۱۴۳۰ھ، ۲۰۰۹م، ح: ۲۰۸
Sunan Ibn Majah, Kitab al-Sunnah, Chapter of the Sunnah of the Sunnah of Hasan and Awsaiyyah, Research: Zubair Ali Zai
64 المفردات فی غریب القرآن، وقف، ص: ۸۸۱
Al-Mufradat Fi Gharib Al-Quran, Waqf, p
65 نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر، ص:
Nuzhat-ul-nazar fi tauzeeh ul- fikr fi Mustaleh, Ahl-ul-Asar.